69

# مالِ وراثت سے شراکت کا کاروبار

مفتیان و علماء کرام و مشائخ عظام! والدہ کے حکم پر والد کے ترکہ 9 لاکھ سے 2004ء میں کاروبار شروع کیا جس میں دو بہنیں اور تین بھائی (سعد، معاذ، شہباز) شریک تھے۔ 2009ء تک اکیلے شہباز نے کاروبار کیا، اور گھر کے اخراجات اسی سے نکلتے رہے۔ اس وقت تک رأس المال 9 لاکھ سے بڑھ کر 25 لاکھ ہو چکا تھا۔ پھر والدہ نے معاذ کو بھی شہباز کے ساتھ کام پہ بھیجنا شروع کر دیا، 2015ء تک معاذ کام سیکھتا رہا اور بھائی کا معاون رہا، معاذ نے اپنے کام کے عوض کوئی مقرر وظیفہ نہیں لیا، مشترکہ کھاتہ ہی چلتا رہا۔ یہ کاروبار 60 لاکھ تک پہنچ گیا۔ اب معاذ کام مکمل طور پہ سیکھ چکا تھا۔ اسی سال والد کے ترکہ کی زمین سے جس کے لیے شہباز کیس لڑتا رہا 67 لاکھ حاصل ہوئے۔ جن میں سے والدہ کی ہدایت کے مطابق 24 لاکھ بہنوں کو دے دیا گیا، اور 10 لاکھ سعد کو ملا جبکہ 5 لاکھ معاذ نے وصول کیا اور اس کا بقیہ 5 لاکھ کاروبار میں لگایا گیا، اسی طرح والدہ کا حصہ 9 لاکھ بھی کاروبار میں شامل ہوا اور بقیہ 14 لاکھ شہباز کا بھی۔ والدہ کے حکم پر سعد اور دو بہنوں کا حساب بے باق کر کے انکا کاروباری حصہ شہباز نے لے لیا۔ اب کاروبار میں شہباز، معاذ اور والدہ کا حصہ رہ گیا جو آج تک جاری ہے اور کاروبار اڑھائی کروڑ تک پہنچ چکا ہے۔ صورت موجودہ رأس المال میں کس کا کتنا حصہ بنے گا۔ افیدونا ماجورین.

## الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ

وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

صورت مسئولہ میں شہباز اپنے یتیم بہن بھائیوں کا کفیل اور ان کے میراث کے حصہ میں مضارب ہے۔
شریعت اسلامیہ نے یتیموں کی کفالت کرنے اور ان کے مال کی حفاظت کرنے پہ بڑا ثواب رکھا ہے اور یتامیٰ کا مال کھانے پہ سخت وعید سنائی ہے۔

1 سیدنا سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان معمولی سا فاصلہ رکھ کر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا» ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہونگے۔“[1]

2 لیکن یتیم کے مالی معاملات کو سنبھالنا مشکل کام ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

«يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ»

”اے ابو ذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں، اور تیرے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، لہٰذا کبھی بھی دو آدمیوں پہ امیر نہ بنا اور نہ ہی یتیم کے مال کا ذمہ دار بننا۔“[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

3 اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھی یتیموں کے مال میں صرف احسن انداز میں تصرف کی اجازت دی ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾

”اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ، مگر احسن انداز سے۔“[3]

4 اللہ تعالیٰ نے یتیموں کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جانے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے:

﴿وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ

[1] صحیح البخاری، کتاب الأدب، بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا، حدیث: 6005. و مسند احمد: 22820
[2] سنن أبي داود، کتاب الوصايا، بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا، حدیث: 2868. [3] سورة الأنعام: 152، سورة الإسراء: 34.

﴿اَمۡوَالِكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوۡبًا كَبِيۡرًا۝﴾
”اور یتیموں کو انکے اموال دو، اور خبیث کو طیب کے بدلے نہ لو، اور ان (یتیموں) کے اموال اپنے اموال کے ساتھ ملا کر کھا نہ جاؤ، یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔“ [1]

5 ﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا۝﴾
”یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں صرف آگ ہی بھر رہے ہیں، اور عنقریب وہ دہکتی آگ میں ڈالے جائیں گے۔“ [2]

6 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ»

”سات مہلک کاموں سے بچو۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا شریک بنانا، جادو کرنا، جس جان کو اللہ نے محترم بنایا ہے اسے ناحق قتل کر ڈالنا، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا، لڑائی کے دن (کافروں کا سامنا کرنے سے) پشت پھیر کر چلے جانا اور پاک دامن گناہ سے ناواقف مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔“ [3]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

یتیموں کی کفالت وسرپرستی اور انکے اموال کی حفاظت اور اس میں شراکت اگرچہ باعث اجر ہے لیکن یہ گراں بار ذمہ داری ہے۔ لہٰذا جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس سے تہی دامن ہونے کی کوشش بھی کرتے رہنا چاہیے۔

7 فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ

[1] سورة النساء:2. [2] سورة النساء:10. [3] سنن أبي داود، كتاب الوصايا، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ، حديث:2874.

أَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝

”اور یتیموں کو آزماتے رہو، یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان سے کچھ سمجھداری معلوم کرو تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو اور فضول خرچی کرتے ہوئے اور اس سے جلدی کرتے ہوئے انھیں مت کھاؤ کہ وہ بڑے ہوجائیں گے۔ اور جو غنی ہو تو وہ بہت بچے اور جو محتاج ہو تو وہ جانے پہچانے طریقے سے کھالے، پھر جب ان کے مال ان کے سپرد کرو تو ان پر گواہ بنالو اور اللہ پورا حساب لینے والا کافی ہے“۔ [1]

صورت مسئولہ میں کاروبار کے رأس المال میں چونکہ ایک سے زائد افراد شریک ہیں اور کاروبار کے آغاز میں شراکت کے لیے کوئی ضابطہ طے نہیں کیا گیا تھا لہذا اسے اصل شرعی ضابطے کے مطابق ہی سمجھا جائے گا جس کے مطابق رب المال کا نفع میں آدھا حصہ ہوتا ہے اور آدھا حصہ محنت کرنے والے کا ہوتا ہے۔

8 جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ اليَهُودَ، أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا»

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو زمین اس شرط پہ دی کہ وہ اس میں زراعت کریں گے اور محنت کریں گے اور انہیں اسکی پیداوار میں سے نصف دیا جائے گا۔ [2]

نولاکھ ترکہ تین بھائیوں اور دو بہنوں پہ تقسیم کیا جائے تو ہر بہن کا حصہ 112500، اور ہر بھائی کا حصہ 225000 بنتا ہے۔یعنی جب کاروبار شروع کیا تو رأس المال میں شہباز کا چوتھا حصہ یعنی 225000 شامل تھا جبکہ باقی 675000 باقی افراد کا تھا۔ لہذا شراکت کے شرعی اصول کے مطابق نفع میں سے بھی ایک چوتھائی شہباز کا حق ہے اور باقی نفع میں سے بھی آدھا شہباز کی محنت کی وجہ سے اسے ملے گا اور باقی ماندہ دیگر شرکاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔ 2009ء تک یہ کاروبار 25 لاکھ تک پہنچا تو اس میں

[1] سورة النساء: 6. [2] صحیح البخاری، کتاب الشرکة، بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالمُشْرِكِينَ فِي المُزَارَعَةِ، حدیث:2499.

رأس المال 9 لاکھ اور 16 لاکھ نفع تھا۔ اس سولہ لاکھ نفع میں سے ایک چوتھائی یعنی 4 لاکھ صرف شہباز کا ہے اسکے رأس المال اور محنت کی وجہ سے اور باقی 12 لاکھ میں سے 6 لاکھ شہباز کو اسکی محنت کے عوض مل گیا اور دوسرے 6 لاکھ میں سے دو دو لاکھ سعد اور معاذ کے حصے میں جبکہ ایک ایک لاکھ دونوں بہنوں کے حصوں میں آیا۔ یوں شہباز کا رأس المال 600000+400000+225000 = 1225000 ہوگیا اور سعد اور معاذ میں سے ہر ایک کا رأس المال بڑھ کر 425000 اور ہر بہن کا 212500 ہوگیا۔

اس کے بعد کاروبار کا دوسرا دور شروع ہوا جس میں معاذ اپنے بھائی شہباز کے ساتھ کام پہ جانے لگا۔ اس وقت رأس المال 25 لاکھ میں سے ساڑھے بارہ لاکھ یعنی آدھا شہباز کا تھا اور باقی آدھا سعد معاذ اور دو بہنوں کا تھا۔ معاذ کے شامل کاروبار ہونے کے بعد 2015ء تک یہ کاروبار 60 لاکھ تک پہنچا۔ اس ساٹھ لاکھ میں 25 لاکھ رأس المال اور باقی 35 لاکھ نفع تھا۔ اس 35 لاکھ نفع میں محنت کرنے والے دو افراد معاذ اور شہباز تھے۔ معاذ چونکہ نو آموز تھا سو نفع کمانے میں یہ شہباز کا برابر کا شریک نہیں ہوسکتا۔ لیکن کم از کم چوتھے حصہ کا ضرور حقدار ٹھہرتا ہے کہ وہ مسلسل سیکھتا رہا اور 2015 تک وہ مکمل ماہر بن گیا۔ لہٰذا 35 لاکھ نفع میں سے چونکہ آدھا یعنی 17 لاکھ 50 ہزار محنت کے عوض اور باقی آدھا رأس المال کے عوض ہے سو ساڑھے سترہ لاکھ میں سے ایک چوتھائی یعنی 437500 معاذ کا اور باقی 1312500 شہباز کی محنت کا صلہ ہے۔ باقی نصف یعنی ساڑھ سترہ لاکھ میں سے آدھا یعنی 875000 شہباز کا ہے کیونکہ وہ آدھے رأس المال کا مالک تھا۔ اور باقی 875000 میں دونوں بھائی اور دونوں بہنیں شریک تھے۔ یعنی 291666 سعد کے اور اتنے ہی معاذ کے اور 145833 ہر بہن کے حصے میں آئے۔ اسکے نتیجہ میں ساٹھ لاکھ میں سے 1225000 + 1312500 +875000= 3412500 شہباز کا رأس مال بنا۔ اور 291666 +437500 +425000 =1154166 معاذ کا رأس المال بن گیا۔ اور 291666+425000=716666 سعد کا ، اور 145833+212500= 358333 ہر بہن کا رأس المال بنا۔ دونوں بہنوں کا حصہ 358333+358333=716666 اور سعد کا 716666 یعنی کل 1433332 روپے شہباز نے اپنے حصے میں شامل کرکے انکا حساب بے باق کر دیا۔ یوں شہباز کا رأس المال 1433332+3412500= 4845832 ہوگیا اور باقی 1154168 معاذ کا رأس المال اس ساٹھ لاکھ میں شامل رہا۔

پھر اس میں مزید 9 لاکھ والدہ کا حصہ، 5 لاکھ معاذ کا حصہ اور 14 لاکھ شہباز کا حصہ شامل ہوا۔ جس کے

نتیجہ میں شہباز کا رأس المال 6245832 روپے اور معاذ کا رأس المال 1654168 روپے ہوا۔ اس میں 9 لاکھ والدہ کے شامل کر کے 88 لاکھ روپے رأس المال بن گیا۔ جو آج بڑھ کر اڑھائی کروڑ کو پہنچا ہے۔ اس 25000000 میں سے 88 لاکھ رأس المال اور باقی 16200000 روپے نفع ہے۔ جس میں سے آدھا یعنی 8100000 محنت کا عوض اور باقی آدھا رأس المال کا عوض ہے۔ اور نفع میں معاذ اور شہباز چونکہ برابر کے شریک رہے لہٰذا 4050000 معاذ کا حصہ اور اتنا ہی 4050000 شہباز کا حصہ ہے۔ باقی اکیاسی لاکھ نفع رأس المال کے تناسب سے تین شرکاء یعنی معاذ، شہباز اور انکی والدہ کے درمیان تقسیم ہوگا۔ یعنی والدہ کا 828000 روپے، معاذ کا 1522000 روپے اور 5750000 روپے شہباز کا حصہ ہے۔

نفع اور رأس المال کو جمع کرنے کے نتیجہ میں اڑھائی کروڑ میں سے:

شہباز کا 16045832 یعنی 64.183 فیصد، معاذ کا 7226168 یعنی 904.28 فیصد اور والدہ کا 1728000 یعنی 913.6 فیصد حصہ بنتا ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى اللہ على نبينا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

## مفتیانِ عظام وعلماء کرام

| # | مفتیانِ کرام | دستخط | # | مفتیانِ کرام | دستخط |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد) | محمد رضا | 2 | عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور) | |
| 3 | مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت) | بلال احمد | 4 | ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد) | |
| 5 | غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا) | | 6 | عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ) | عبدالغفار |
| 7 | مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور) | | 8 | مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی) | |
| 9 | واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ) | واصل واسطی | 10 | ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر) | |

| مشرف عام | نائب رئیس | رئیس |
|---|---|---|
| حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ | مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ | مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ |
| مسعود | ارشاد الحق اثری | |